باب الفتاویٰ

سوال: (۱) ماں باپ کہیں کہ بیوی کو طلاق دے دو تو کیا بغیر سبب پوچھے طلاق دے دینی چاہیے؟

(۲) کیا کسی فرقے کے فرد کو کافر کہا جائے۔ یہ درست ہے یا نہیں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب صادر فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب

الحمدلله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين امابعد۔

(۱) ..... والدین سے حسن سلوک وغیرہ شریعت کے اہم ترین امور میں سے ہے ان کی اطاعت و فرمانبرداری بھی حدود اللہ میں رہتے ہوئے واجب ہے۔ مگر جب والدین خلاف شریعت کسی کام کا حکم دیں تو اس میں ان کا حکم نہیں مانا جائے گا کیونکہ (**لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق**) کہ رب تعالیٰ کی نافرمانی کے بارہ میں مخلوق میں سے خواہ کوئی بھی کہے تو وہ نافرمانی و گناہ کرنا جائز نہیں۔ اس وضاحت کے بعد آیئے نفس مسئلہ کی طرف۔ حدیث شریف میں ہے۔

"عن ابن عمر رضی الله عنهما قال كانت تحتی امراة احبها و كان عمر يكرهها فقال لی طلقها وابيت فاتی عمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال لی رسول الله صلى الله عليه وسلم طلقها۔ رواه الترمذی و ابو داود۔ (بحوالہ مشکوۃ المصابیح باب البر والصلہ صفحہ ۴۲۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میری ایک بیوی تھی جسے میں بہت پسند کرتا تھا مگر میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے اچھا نہیں سمجھتے تھے تو مجھے

والد صاحب نے طلاق دینے کیلئے کہا مگر میں نے طلاق دینے سے انکار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ طلاق دے دوں۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی خواہش کے مطابق بیوی کو طلاق دے دینا چاہیے مگر یاد رہے کہ والدین کا ایسا حکم دینا کسی دینی مصلحت کے پیش نظر ہو دنیاوی انا اور محض عداوت کی بناء پر ظلم و زیادتی پر مبنی نہ ہو۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا طلاق دلانا یقیناً مصلحت پر مبنی تھا کیونکہ آپ کی بصیرت و نگاہ مرد من اللہ تھی اور ان کا تقویٰ و پرہیزگاری ان کو ظلم و زیادتی سے دور رکھنے والی تھی۔ اگر بالفرض آج بھی ایسی ہی صورت حال ہو تو والدین کی اطاعت کرتے ہوئے بیوی کو طلاق دے دینا چاہیے۔ مگر افسوس کہ ہمارے معاملات دینی مصلحتوں سے دور اور ذاتی عناد اور دشمنی پر مبنی ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں ان کی اطاعت جائز نہیں کیونکہ دوسری جانب بیوی پر ظلم و زیادتی ہوتی ہے اور ظلم و زیادتی کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور والدین کے کہنے پر ظلم و زیادتی کا ارتکاب جائز نہیں۔

ایسی صورت میں بنظر غائر دیکھنا چاہیے کہ والدین طلاق کا کیوں کہہ رہے ہیں اور انتہائی ادب و احترام سے والدین سے وجوہات معلوم کرے۔ اگر ان وجوہات میں دینی و دنیاوی مصلحتیں ہوں اور ناحق زیادتی وغیرہ نہ ہو تو والدین کے حکم کی اطاعت کرنی چاہیے۔

(۴)..... کسی فرقہ کے افراد کو یا بعض متعین افراد کو کافر کہنا درست نہیں۔ علمائے حق نے یہ اصول متعین کیا ہے کہ اگر کسی کو ایسا فعل کرتے دیکھو جو خلاف شریعت ہے یا اس سے کفر لازم آتا ہے تو ایسے مرتکب شخص کو بھی کافر نہ کہا جائے بلکہ اسے کہا جائے کہ یہ کام کفر ہے۔ ایسا کرنا کفر ہے وغیرہ۔ (ملاحظہ ہو شرح عقیدہ طحاویہ)

ھذا ما عندنا واللہ تعالی اعلم بالصواب